ایمانیات، عبادات، سیرت، اذکار، دعاؤں، سنتوں اور آداب پر مشتمل مدنی گلدستہ

اِسلامیات

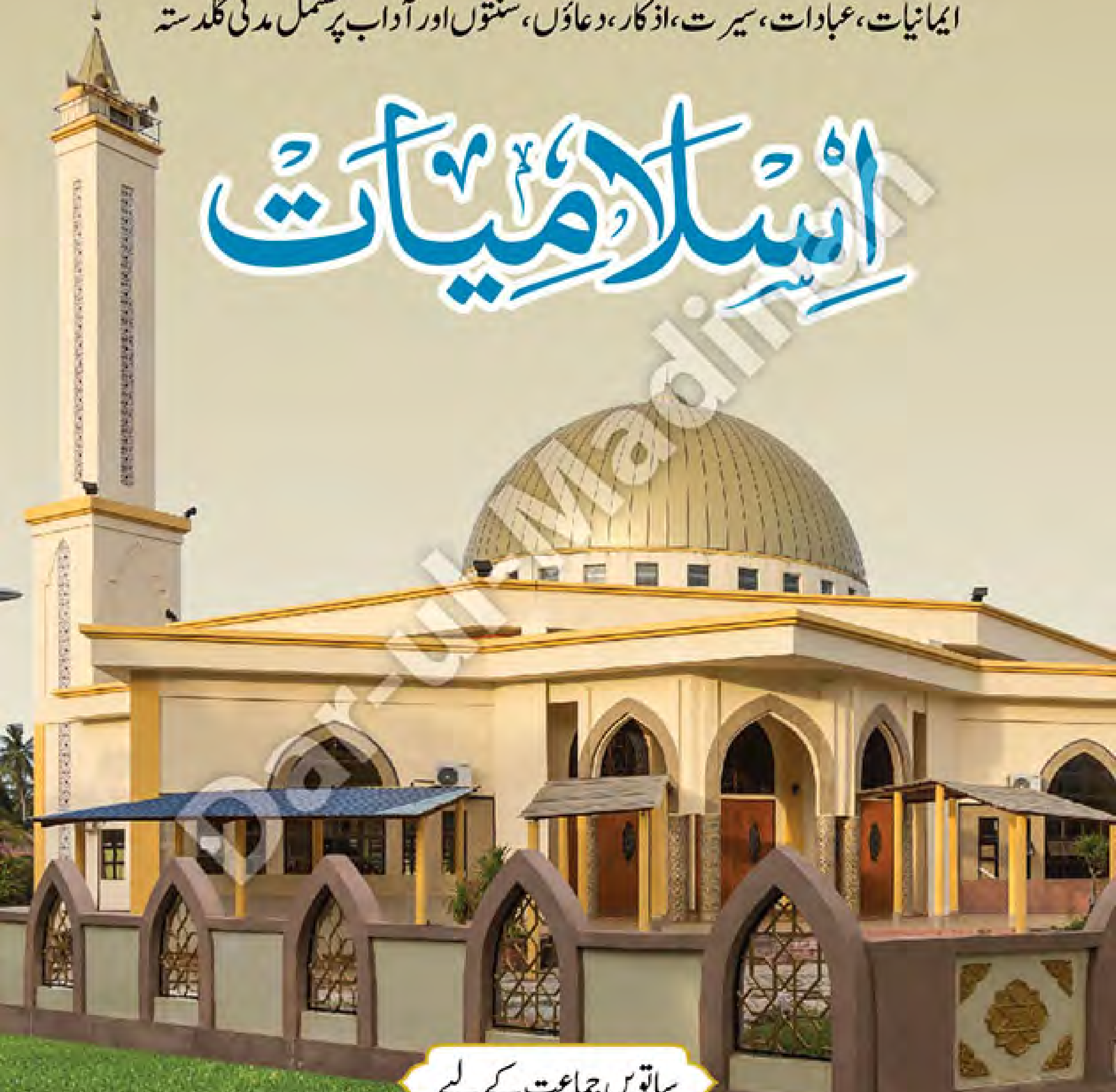

Dar-ul-Madina

ساتویں جماعت کے لیے

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

باب اوّل: حفظ وناظرہ

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	سُوْرَۃُ الضُّحٰی	۲
۲	سُوْرَۃُ الزِّلْزَال	۳
۳	سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ	۴
۴	سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ (حفظ وترجمہ)	۵
۵	قرآنی دُعائیں	۶

باب دوم: ایمانیات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۶	عقیدۂ رسالت	۹
۷	محشر کا دن	۱۶

بابِ سوم: عبادات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۸	مبارک راتوں میں عبادت	۲۰
۹	نمازِ جنازہ	۲۵
۱۰	زکوٰۃ	۲۹

باب چہارم: سیرتِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۱	غزوۂ حنین	۳۵
۱۲	غزوۂ تبوک	۳۹
۱۳	حجۃ الوداع	۴۵
۱۴	وِصالِ ظاہری	۴۹

باب پنجم: اخلاق وآداب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۵	صلہ رحمی	۵۴
۱۶	پڑوسیوں کے حُقوق	۵۸
۱۷	تواضع وانکساری	۶۲
۱۸	عدل واحسان	۶۵
۱۹	کسبِ حلال	۶۹
۲۰	سفر کی سنتیں وآداب	۷۳

بابِ ششم: مشاہیرِ اسلام

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۱	حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا	۷۸
۲۲	حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ	۸۲
۲۳	حضرت سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ	۸۷

باب اوّل

حفظ وناظرہ

Dar-ul-Madinah

سُوْرَةُ الْقَارِعَة

تدریسی مقصد: • سورۂ قارعہ زبانی یاد کروانا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلْقَارِعَةُ ۙ① مَا الْقَارِعَةُ ۚ② وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ③ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ
كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ④ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ⑤ فَاَمَّا مَنْ
ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ⑥ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ⑦ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ⑧
فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ⑨ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ⑩ نَارٌ حَامِیَةٌ ۠⑪

مدنی پھول

اس سورت کو 101 مرتبہ پڑھنے سے نظر بد ختم ہو جاتی ہے۔ مکان میں لکھ کر لگانے سے حفاظت رہتی ہے۔

سرگرمی

سورۂ قارعہ زبانی یاد کر کے سنائیے۔

رہنمائے اساتذہ

طلبہ/طالبات کو سورۂ قارعہ زبانی یاد کروائیے نیز وقتاً فوقتاً سنتے رہیے۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَه

تدریسی مقصد: • طلبہ/طالبات کو ترجمے کے ساتھ سورۂ فاتحہ زبانی یاد کروانا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ② مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ③

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔ بہت مہربان رحمت والا۔ جزا کے دن کا مالک

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ④ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ⑤

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۠⑦

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

مدنی پھول

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: "سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفا ہے۔"

سرگرمی

سورۂ فاتحہ اور اس کا ترجمہ زبانی یاد کر کے سنائیے۔

رہنمائے اساتذہ

طلبہ/طالبات کو سورۂ فاتحہ ترجمے کے ساتھ زبانی یاد کروائیے نیز وقتاً فوقتاً سنتے رہیے۔

یادرکھنے کی باتیں

- کسی کو عبادت کے لائق سمجھتے ہوئے اُس کی کسی قسم کی تعظیم کرنا "عبادت" ہے۔
- عبادت تین قسم کی ہوتی ہے۔ مالی، قولی اور فعلی۔
- شبِ قدر میں عبادت کرنے والوں کو ہزار مہینوں سے بھی زیادہ عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔
- رجب کی ستائیسویں شب یعنی شبِ معراج میں عبادت کرنے اور دن میں روزہ رکھنے سے سو سال کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کا ثواب ملتا ہے۔
- شبِ براءت میں آئندہ سال بھر میں پیدا ہونے والوں اور فوت ہونے والوں کے نام، حج کی سعادت پانے والوں کے نام، لوگوں کا رزق اور دیگر تمام اُمور لکھ دیے جاتے ہیں۔
- محرم کی دسویں رات کو "شبِ عاشوراء" کہتے ہیں۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ انسان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے؟

ب۔ عبادت سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ عبادت کی اقسام مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے؟

د۔ چند مُبارک راتوں کے نام اور تاریخ تحریر کیجیے۔

ہ۔ حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے شبِ براءت کی فضیلت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ کسی کو عبادت کے لائق سمجھتے ہوئے اُس کی کسی قسم کی ________ کرنا "عبادت" ہے۔

ب۔ ہر جائز کام جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ________ لیے کیا جائے وہ بھی عبادت ہے۔

ج۔ شبِ براءت جہنم سے ________ پانے کی رات ہے۔

د۔ شبِ قدر میں عبادت کرنے والوں کو ________ سے بھی زیادہ عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

ہ۔ محرم کی دسویں رات کو ________ کہتے ہیں۔

نمازِ جنازہ

تدریسی مقاصد:
- طلبہ کو نمازِ جنازہ کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا۔
- طلبہ کو نمازِ جنازہ کا طریقہ اور اس کی بنیادی باتیں سکھانا۔

ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عاجز بندے اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ادنٰی غلام ہیں، یہ زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں، بہت جلد ہم میں سے ہر ایک کو اس دُنیا سے رخصت ہو جانا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔ (پ۴، سورۂ اٰل عمرٰن، آیت ۱۸۵)

ایک مسلمان جب فوت ہو جاتا ہے تو اُسے دنیا سے رخصت کرنے کے لیے دینِ اسلام نے ہمیں ایک باوقار انداز عطا فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے انتقال کی خبر ملتے ہی دوست، احباب اور عزیز و اقارب تعزیت کے لیے مرحوم کے گھر جمع ہو جاتے ہیں۔ اُس کے غسل و کفن کا اہتمام کرتے اور تدفین کی تیاری میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ غسل و کفن کے بعد نمازِ جنازہ ادا کرکے اُس کے لیے گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی کے لیے دُعائیں مانگتے ہیں، نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مرحوم کے لیے قبر و آخرت میں عافیت اور عذاب سے حفاظت کا سُوال بھی کرتے ہیں۔

تجہیز و تکفین میں شرکت کی فضیلت

میت کو غسل دینا، کفن پہنانا اور تدفین میں شریک ہونا بہت بڑی سعادت مندی ہے۔ حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو کسی میت کو نہلائے، کفن دے، خُوشبو لگائے، جنازہ اُٹھائے، نماز پڑھے، اور جو ناقص بات نظر آئے اُسے چھپائے، وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ اپنی پیدائش والے دن تھا۔" ㉙

ایک دوسری حدیث شریف میں نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی حتمی (یعنی مستقل) مغفرت فرمادے گا۔" ㉚

اپنے مسلمان بھائی کی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا بڑے ہی اجر و ثواب کا کام ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں: "مؤمن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے"۔ نیز فرمایا: "نمازِ جنازہ پڑھو تاکہ یہ تمھیں غمگین کرے کیوں کہ غمگین انسان اللہ عزّوجلّ کے سائے میں ہوتا ہے اور نیکی کا کام کرتا ہے۔"

نمازِ جنازہ کا حکم

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے یعنی اگر کوئی ایک بھی ادا کرلے تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر کسی نے بھی نہیں پڑھی تو جن جن لوگوں تک اس کی خبر پہنچی تھی، وہ سب گناہ گار ہوں گے۔

نمازِ جنازہ کی شرائط و ارکان

نمازِ جنازہ کی چند شرطیں ہیں جو یہ ہیں: (i) میت کا مسلمان ہونا۔ (ii) میت کے بدن و کفن کا پاک ہونا۔ (iii) جنازے کا موجود ہونا، لہٰذا غائب کی نمازِ جنازہ نہیں ہو سکتی۔ (iv) میت کی چارپائی وغیرہ کا زمین پر ہونا۔ (v) جنازہ نمازی کے آگے قبلے کی طرف ہونا۔ (vi) میت کے بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے چھپا ہونا۔ (vii) میت کا امام کے سامنے ہونا۔ نمازِ جنازہ میں دو رکن ہیں: (i) چار بار اللہ اکبر کہنا۔ (ii) قیام کرنا۔

نمازِ جنازہ کی سُنّتیں

نمازِ جنازہ میں تین چیزیں سنّتِ مؤکدہ ہیں: (i) اللہ عزّوجلّ کی حمد و ثنا بیان کرنا۔ (ii) نبیِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم پر دُرود شریف پڑھنا۔ (iii) میت کے لیے دُعا کرنا۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ

نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اس طرح نیت کیجیے: "میں نیت کرتا ہوں اس نمازِ جنازہ کی، واسطے اللہ عزّوجلّ کے، اور دُعا اس میت کے لیے، مقتدی یہ بھی کہے پیچھے اس امام کے" پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لیجیے، پھر ثنا پڑھیے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے "اللہ اکبر" کہیے اور دُرودِ ابراہیمی پڑھیے جو پنج وقتہ نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے "اللہ اکبر" کہیے اور اگر بالغ مرد یا عورت کا جنازہ ہو تو یہ دُعا پڑھیے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ط اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ
مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط

اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دُعا پڑھیے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دُعا پڑھیے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط

اس کے بعد چوتھی تکبیر کہیے پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیر دیجیے اور صفیں توڑ کر، ہاتھ اٹھا کر میت کے لیے دُعائے مغفرت کیجیے۔
نمازِ جنازہ جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں کم از کم تین صفیں بنائی جائیں کہ حدیث پاک میں ہے: "جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی، اس کی مغفرت ہو جائے گی"۔ نمازِ جنازہ کی تکرار جائز نہیں۔ یعنی نمازِ جنازہ جب میت کا ولی پڑھائے یا اس کی اجازت سے پڑھ لی جائے تو اب دوبارہ پڑھنا جائز نہیں۔

جنازے کو کندھا دینے کا ثواب و طریقہ

جب نمازِ جنازہ پڑھ لیں تو جنازے کی چارپائی کو کندھا دیں کیونکہ جنازے کو کندھا دینا عبادت ہے۔ اس کا سنّت طریقہ یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو اس طرح کندھا دیں کہ پہلے سیدھے سرہانے کندھا دیں پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف)، پھر اُلٹے سرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلیں تو کُل چالیس قدم ہو جائیں گے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ: "جو جنازے کو چالیس قدم لے کر چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جائیں گے۔"

میت کے کفن دفن اور نمازِ جنازہ وغیرہ میں شرکت کرنے سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے اور یہ ذہن بنتا ہے کہ ایک دن ہمیں بھی ان تمام مراحل سے گزرنا ہے۔ یاد رکھیے جو لوگ اللہ عزّوجلّ کے احکامات اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کے طریقے پر چلتے ہوئے ایمان سلامت لے کر دُنیا سے رخصت ہوئے، وہی آخرت کی زندگی میں کامیاب ہوں گے۔

رہنمائے اساتذہ

۱۔ طلبہ / طالبات کو اس سبق کے ذریعے موت سے قبل اس کی تیاری کا ذہن دیجیے۔
۲۔ طلبہ / طالبات کو یہ بات سمجھا دیجیے کہ نمازِ جنازہ میں عورتوں کو شامل ہونے کی اجازت نہیں، البتہ میت کے لیے ایصالِ ثواب مرد و خواتین سب کر سکتے ہیں۔
۳۔ طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہو سکتی۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم نے نجاشی بادشاہ کی بظاہر غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی لیکن درحقیقت وہ غائبانہ جنازہ نہیں تھا کیونکہ نجاشی بادشاہ کی میت نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کے سامنے ظاہر کر دی گئی تھی اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم نے اس کی موجودگی میں ہی نمازِ جنازہ پڑھائی تھی۔
۴۔ طلبہ / طالبات کو ایصالِ ثواب کا طریقہ بھی سکھائیے، اس کے لیے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے "ایصالِ ثواب کا طریقہ" سے مدد لیجیے۔
۵۔ طلبہ کو نمازِ جنازہ کی دعائیں یاد کروائیے۔

پڑوسیوں کے حُقُوق

تدریسی مقصد: • طلبہ / طالبات کے سامنے قرآن وحدیث کی روشنی میں پڑوسیوں کے حقوق بیان کرنا۔

اللہ عزوجل نے انسان میں باہمی رابطے مضبوط رکھنے کے لیے اُس کو رشتوں اور تعلقات کی مالا میں پرو دیا ہے۔ انسان کسی کا بھائی ہے تو کسی کا بیٹا، کسی کا دوست ہے تو کسی کا پڑوسی۔ دینِ اسلام جہاں حُقوق اللہ عزوجل کی ادائیگی پر زور دیتا ہے وہاں حُقوق العباد کا بھی خیال رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام ایک ایسا معاشرہ چاہتا ہے جس میں اُخوّت، پیار اور ہمدردی ہو اور ہر انسان ایک دوسرے کا ہمدرد و غم گسار ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں پڑوسی کے حُقوق ادا کرنے اور اس کے ساتھ حُسنِ سلوک کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

> وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ
>
> اور قریب کے پڑوسی اور دُور کے پڑوسی (کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔) (پارہ5، سورۃ النساء، آیت36)

قریب کے پڑوسی سے مراد وہ ہے جس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا ہو اور دُور کے پڑوسی سے مراد وہ ہے جو محلہ دار تو ہو مگر اس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا نہ ہو۔

احادیثِ مُبارکہ میں پڑوسی کے حقوق کو بڑے اہتمام سے اُجاگر کیا گیا ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "جبرائیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ پڑوسی کو وارث بنادیں گے۔" یوں ہی ایک حدیث پاک میں رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کا خیر خواہ ہو اور اللہ عزوجل کے نزدیک پڑوسیوں میں بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو"۔

حضرت سیّدنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبیِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پوچھا: "یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا؟" آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "جب تُم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا ہے تو بے شک تم نے اچھا کیا اور جب اُنھیں یہ کہتے سُنو کہ تم نے بُرا کیا تو بے شک تم نے بُرا کیا" اِس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ انسان کے اچھے یا بُرے ہونے کا معیار اُس کے پڑوسی کی رائے پر منحصر ہے۔

ایک بزرگ اپنے گھر میں موجود چُوہوں کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ کسی نے کہا کہ آپ بلّی کیوں نہیں رکھ لیتے کہ اُس کے خوف سے چُوہے خُود ہی بھاگ جائیں گے۔ اُنھوں نے جواب دیا: "بلی اس لیے نہیں رکھتا کہ اُس سے ڈر کر چُوہے پڑوسی کے گھر میں چلے جائیں گے۔ جس چیز کو میں اپنے لیے پسند نہیں کرتا اُسے پڑوسی کے لیے کیسے پسند کروں؟"

پڑوسی کو تکلیف پہنچانے پر وعید

پڑوسیوں کے حُقوق کا خیال رکھنا اور اُن کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچانا کس قدر ضروری ہے، اس کا اندازہ اس حدیث پاک سے لگائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "خدا کی قسم وہ مؤمن نہیں، خدا کی قسم وہ مؤمن نہیں، خدا کی قسم وہ مؤمن نہیں۔" عرض کی گئی، "یارسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کون؟" فرمایا: "وہ شخص کہ جس کے پڑوسی اُس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہوں۔" ایک اور روایت میں ہے کہ "وہ جنّت میں نہیں جائے گا، جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے امن میں نہیں ہے۔"

پڑوسیوں کے حقوق

احادیثِ مُبارکہ میں پڑوسیوں کے درج ذیل حقوق بیان کیے گئے ہیں۔

- جب پڑوسی کو مدد کی ضرورت ہو تو اُس کی مدد کرو۔
- اگر قرض مانگے تو قرض دو۔
- اگر غریب ہو تو اُس کا خیال رکھو۔
- بیمار ہو تو اُس کی عیادت کرو۔
- انتقال ہو جائے تو جنازے کے ساتھ جاؤ۔
- اُس کی خُوشی میں خُوشی کے ساتھ شرکت کرو۔
- اُس کے غم اور مصیبت میں ہمدردی و غم خواری کرو۔
- اُس کی اجازت کے بغیر اپنا مکان اتنا اُونچا نہ بناؤ کہ اُس کی ہوا روک دو۔
- اپنے گھر کی چھت پر ایسے نہ چڑھو کہ اُس کی بے پردگی ہو۔
- اپنے گھر کے دھوئیں سے اُسے تکلیف نہ دو۔
- گھر میں پھل لاؤ تو پڑوسی کو بھی دو، نہیں تو چھپا کر لاؤ اور اُس پر ظاہر نہ ہونے دو اور تمھارے بچے اس کے بچوں کے سامنے پھل نہ کھائیں کہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔

عزیز طلبہ! ہمیں چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں کے حقوق کا خوب خیال رکھیں۔ ضرورت کے وقت ان کے کام آئیں اُن سے ہر تکلیف و پریشانی کو دور کریں نیز احادیث مُبارکہ میں پڑوسیوں کے جو حقوق بیان کیے گئے ہیں اُنھیں ادا کرتے ہیں۔

حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تدریسی مقاصد
- طلبہ / طالبات کے سامنے حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مختصر تعارف اور اجمالی سیرت بیان کرنا۔
- طلبہ / طالبات کو فقہ حنفی سے متعارف کروانا۔

حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نعمان آپ کے والد گرامی کا نام ثابت، آپ کی کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سن 80 ہجری میں کُوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی زیارت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

حضرت سیّدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن بازار جارہے تھے کہ کوفہ کے مشہور عالم، امام شعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہوگئی۔ انھوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا بیٹا کیا کام کرتے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی: "کاروبار کرتا ہوں۔" انھوں نے فرمایا: "تم عُلَماء کی مجلس میں بیٹھا کرو مجھے تمھاری پیشانی پر علم و فضل اور دانشمندی کے آثار نظر آرہے ہیں۔" اُن کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم دین کے حُصول کا راستہ اختیار کیا۔

حصولِ علم

کوفہ کی سب سے بڑی درس گاہ، مشہور فقیہ و عالم حضرت سیّدنا حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم اُن ہی سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انتہائی ذہین تھے، اپنے استاد کی گفتگو سن کر سبق مکمل یاد کرلیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اُستاد حضرت سیّدنا حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کی ذہانت اور جستجو کی وجہ سے ہمیشہ آپ کو پہلی صف میں بٹھایا کرتے تھے۔ قُرآن و حدیث کا علم حاصل کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم فقہ کی طرف متوجہ ہوگئے۔

حضرت سیّدنا حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ آپ نے کُوفے کے دیگر عُلماء و فضلاء سے بھی علم حاصل کیا جن کی تعداد تقریباً چار ہزار (4000) بنتی ہے۔ چند مشہور اساتذہ کرام کے نام یہ ہیں: حضرت سیّدنا عطاء ابن ابی رباح، حضرت سیّدنا نافع، حضرت سیّدنا عکرمہ، حضرت سیّدنا عبداللہ

حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ مُبارک کی تصویر

بن سلیمان رحمھم اللہ تعالیٰ۔ جب آپ مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ کی طرف حج و زیارت کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں کے عُلمائے کرام سے بھی علم حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اُستاد حضرت سیّدنا حمّاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا تو لوگوں نے اُن کے بیٹے سے عرض کی کہ وہ اپنے والد کی مسند پر بیٹھیں مگر وہ اس عظیم ذمہ داری کے لیے تیار نہ ہوئے۔ پھر حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں گزارش کی گئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا "میں نہیں چاہتا کہ علم مٹ جائے اور ہم دیکھتے رہیں۔" چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اُستاد کی مسند سنبھال لی اور دین کے طلب گاروں کے لیے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کردیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں کی تعداد دس ہزار (10000) کے لگ بھگ تھی جن میں چند مشہور شاگردوں کے نام یہ ہیں: حضرت سیّدنا امام ابو یوسف، حضرت سیّدنا امام محمد بن حسن، حضرت سیّدنا امام مالک بن انس، حضرت سیّدنا امام یحییٰ بن زکریا، حضرت سیّدنا امام زُفر بن ہذیل اور حضرت سیّدنا امام عبد اللہ بن مبارک رحمھم اللہ تعالیٰ۔

فقہِ حنفی کی تدوین

فقہ حنفی کی تدوین کا سہرا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے فقہ کو ایک مستقل علم کی شکل عطا فرمائی اور قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے اولاً اصول بنائے اور پھر ان اصولوں پر احکام بیان فرمائے۔ اس کے لیے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس جید فقہاء پر مشتمل ایک مجلس قائم کر رکھی تھی۔ جب بھی کوئی مسئلہ پیش آتا تو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اس مجلس کے ارکین کی باہمی مشاورت کے بعد ہی اسے تحریری صورت میں لایا جاتا۔ اسی وجہ سے دنیا میں فقہ حنفی کی کتب میں کثیر دلائل موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں جو اصول اور ان سے حاصل ہونے والے احکام ملت اسلامیہ کو عطا فرمائے یہی فقہ حنفی ہے اور یہ قیامت تک آنے والے مُسلمانوں پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا احسانِ عظیم ہے۔

شان و عظمت

اس وقت مُسلمان فقہی مسائل میں چار اماموں کے پیروکار ہیں۔ (i) حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ii) حضرت سیّدنا امام مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (iii) حضرت سیّدنا امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور (iv) حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ہر مُسلمان پر انھی چاروں آئمۂ دین میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔ ان چاروں فقہ میں فقہِ حنفی کو باقی فقہ پر ترجیح حاصل ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ باقی مسالک کے تینوں امام براہِ راست یا بالواسطہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہی شاگرد ہیں۔ حضرت سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: اَلنَّاسُ عِیَالٌ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْفِقْہِ یعنی تمام لوگ فقہ میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت سیّدنا امام اعظم کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور مُسلمانوں کی اکثریت حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک یعنی فقہِ حنفی کی پیروکار ہے۔

تقوٰی و پرہیز گاری

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس قدر عابد و زاہد اور پرہیز گار تھے کہ چالیس سال تک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خواب میں سو (100) مرتبہ اللہ عزوجل کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی زندگی میں پچپن (55) مرتبہ حج کی سعادت حاصل کی۔ جب آخری بار حج کے لیے تشریف لے گئے حاضر ہوئے تو خُدّامِ کعبۂ مشرفہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خواہش پر کعبے کا دروازہ کھول دیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بصد عجز و نیاز اندر داخل ہوئے اور بیتُ اللہ کے دو ستونوں کے درمیان عالمِ شوق میں صرف داہنے پیر پر کھڑے ہو کر اس حالت میں نصف قرآن پاک پڑھ لیا پھر رکوع و سجدہ کیا، دوسری رکعت میں بائیں پیر پر کھڑے ہو کر نصف آخر قرآن پاک ختم فرمایا، جب سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوئے تو بے ساختہ روتے ہوئے اپنے رب عزوجل سے مناجات کرتے ہوئے عرض کیا: "اے میرے معبود! اس کمزور و ضعیف بندے نے تیرا کما حقہٗ حقِ عبادت ادا نہیں کیا لیکن تیری معرفت حاصل کرنے میں حقِ معرفت ادا کیا پس تو اس کے حقِ عبادت کی ادائیگی میں نقصان کو اس کے کمالِ معرفت کے بدلے بخش دے۔" اس وقت خانۂ کعبہ کے ایک گوشے سے یہ غیبی آواز آئی: "اے ابو حنیفہ! بے شک تو نے حقِ معرفت ادا کیا اور بہترین عبادت کی اور بہترین عبادت کی یقیناً ہم نے تیری مغفرت فرما دی اور اُس کی بھی جس نے تیری اتباع کی اور جس نے تیرا مسلک اختیار کیا۔"

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ: "آپ اس بلند مقام پر کیسے پہنچے؟" آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ: "میں نے اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کبھی بخل نہیں کیا اور جو مجھے نہیں آتا تھا اس میں دوسروں سے استفادہ کرنے (سیکھنے) سے میں کبھی نہیں رُکا۔"

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مسلسل تیس سال روزے رکھے، اور رات کو نوافل میں تیس سال تک ایک رکعت میں قرآن پاک ختم کرتے رہے۔ جس مقام پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وفات ہوئی اُس مقام پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سات ہزار بار قرآن پاک ختم کیا۔

حضرت سیّدنا حفص بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ میرے ساتھ تجارت کرتے تھے اور مجھے مالِ تجارت بھیجتے ہوئے فرمایا کرتے: "اے حفص فلاں کپڑے میں عیب ہے جب تم اُسے فروخت کرو تو عیب بتا کر دینا۔" ایک مرتبہ حضرت سیّدنا حفص رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مالِ تجارت فروخت کر دیا اور بیچتے ہوئے عیب بتانا بھول گئے اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ کس کو بیچا ہے۔ جب حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے تمام کپڑوں کی قیمت صدقہ کر دی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ امراء و حُکام کے ساتھ میل جول اور صحبت سے اجتناب کرتے اور اپنے شاگردوں کو بھی اس کی تلقین فرماتے تھے۔ خلیفہ منصور عباسی نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو قاضی کے عہدے کی پیش کش کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خوفِ خدا کے سبب یہ ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کر دیا، چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خلیفہ منصور عباسی کے حکم پر بغداد کے جیل خانے میں قید کر دیا گیا۔ روزانہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو قید خانے سے باہر لا کر سخت سزا دی جاتی۔ بالآخر دھوکے سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو زہر کا پیالہ پیش کیا گیا، مگر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مؤمنانہ فراست سے زہر کو پہچان گئے اور پینے سے انکار فرما دیا، اس پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو لٹا کر زبردستی حلق میں زہر انڈیل دیا گیا۔ زہر نے جب اپنا اثر دکھانا شروع کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو گئے اور سجدے ہی کی حالت میں سن 150 ہجری میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جامِ شہادت نوش کیا۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عمر شریف 80 برس تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مزار پُر انوار بغداد شریف میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام نعمان، کُنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم ہے۔
- ہر مسلمان پر چاروں آئمۂ دین میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔
- مسلمانوں کی اکثریت حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مسلک یعنی فقہ حنفی کی پیروکار ہے۔
- حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اساتذۂ کرام کی تعداد چار ہزار (4000) کے لگ بھگ ہے۔
- حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خوفِ خدا کے سبب قاضی کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔
- آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خواب میں سو (100) مرتبہ اللہ عزوجل کا دیدار نصیب ہوا۔
- حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مزار پُر انوار بغداد شریف میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ رمضان المبارک اور عید الفطر میں 62 قرآن پاک ختم کرتے۔ (دن کو ایک، رات کو ایک، تراویح کے اندر سارے ماہ میں ایک اور عید کے روز ایک)

مدنی پھول

حضرت سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا بارگاہِ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میں ادب و احترام کا یہ عالم تھا کہ وہ فرماتے ہیں: "میں حضرت سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور آپ کی قبر پر حاضری دیتا ہوں اور جب مجھے کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو میں دو رکعت نماز نفل ادا کرتا ہوں اور ان کی قبر کے قریب آ کر اس کے حل کے لیے اللہ تعالٰی سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے۔"

رہنمائے اساتذہ

1. طلبہ / طالبات کو اس سبق کے ذریعے حضرت سیّدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سیرت سے مفصل آگاہی فراہم کیجیے۔
2. طلبہ / طالبات کے سامنے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا علمی مقام بتا کر علم دین حاصل کرنے کا ذہن دیجیے۔
3. طلبہ / طالبات کے سامنے فقہ حنفی کا تعارف بیان کیجیے اور اس کی ترجیح کی وجوہات بھی سمجھائیے۔
4. حضرت سیّدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سیرت کے متعلق مزید آگاہی حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ "امام اعظم کی وصیتیں" کا آپ خود بھی مطالعہ کیجیے اور طلبہ / طالبات کو بھی مطالعہ کرنے کا ذہن دیجیے۔